تایا کی پوتی یا نواسی سے نکاح کا حکم

مجیب: ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری

فتوی نمبر: WAT-3573

تاریخ اجراء: 19 شعبان المعظم 1446ھ / 18 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا تایا کی پوتی یا نواسی سے نکاح کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کوئی دوسری وجہِ ممانعت نہ ہو تو تایا کی پوتی یا نواسی سے نکاح جائز ہے، کہ جب تایا کی بیٹی، (جو کہ کزن ہے) سے نکاح جائز ہے، تو اُس کی بیٹی سے بدرجہ اولیٰ جائز ہے۔ اس کے متعلق اصول اور قاعدہ یہ ہے کہ:

اصل بعید کی فرع بعید حلال ہوتی ہے جبکہ وہ اپنی اصل قریب کی فرع نہ ہو، اور تایا کی پوتی اور تایا کی نواسی یہ دونوں اصل بعید یعنی دادا کی فرع بعید ہیں، اگر یہ اپنی اصل قریب کی فرع نہیں تو یہ حلال ہیں۔

اس صورت میں اپنی اصل قریب کی فرع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً تایا کی بیٹی کی شادی اپنے بھائی سے ہوئی تو اب اس سے جو بیٹی ہو گی وہ تایا کی نواسی ہے اور اصل بعید یعنی دادا کی فرع بعید ہے لیکن اپنے باپ کی طرف سے اپنی اصل قریب یعنی باپ کی فرع ہے تو اس سے نکاح حلال نہیں کہ اپنی سگی بھتیجی ہے۔

جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے ان کے تفصیلی ذکر کے بعد ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں۔" (القرآن الکریم، پارہ 05، سورۃ النساء، آیت: 24)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "زید و عمرو حقیقی چچازاد بھائی ہیں اب عمرو کی دختر کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "اپنے حقیقی چچا کی بیٹی یا چچازاد بھائی کی بیٹی یا غیر حقیقی دادا کی اگرچہ وہ حقیقی دادا کا حقیقی بھائی ہو۔۔۔ یہ سب عورتیں شرعاً حلال ہیں جبکہ کوئی مانع نکاح مثل رضاعت و مصاہرت قائم نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ، ج 11، ص 413، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"اور اصلِ بعید کی فرعِ قریب جیسے اپنے دادا، پر دادا، نانا، دادی، پر دادی، نانی، پر نانی کی بیٹیاں یہ سب حرام ہیں اور اصلِ بعید کی فرعِ بعید جیسے اُنہی اشخاصِ مذکورہ آخر (یعنی آخر میں ذکر کیے گئے افراد جیسے اپنے دادا، پر دادا وغیرہ) کی پوتیاں نواسیاں، جو اپنی اصل قریب کی فرع نہ ہوں، حلال ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد11، صفحہ516۔517، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم